تبصرے

ہمارے بینک

از جناب محمد احمد صاحب سبزواری ایم۔ اے۔ تقطیع متوسط ضخامت ۵۸۱ صفحات، کتابت وطباعت بہتر قیمت مجلد عہ/ غیر مجلد عمہ/ پتہ:۔ انجمن ترقی اردو (ہند) نمبر ۱ دریا گنج دہلی۔

فنِ معاشیات میں جو چند چیزیں بڑی پیچیدہ اور غور طلب ہیں ان میں سے ایک بینک کا مسئلہ بھی ہے۔ اچھے اچھے تعلیم یافتہ لوگ جنھوں نے اقتصادیات کا مطالعہ بحیثیت فن کے نہیں کیا ہے ان کے لئے اس کا سمجھنا اور بھی دشوار ہوتا ہے۔ حالانکہ ہماری روزمرہ کی زندگی سے اب اس کا جتنا قریبی تعلق ہو گیا ہے ظاہر ہے۔ اس بنا پر انجمن ترقی اردو نے اردو میں اس اہم موضوع پر ایک ایسی عمدہ کتاب شائع کرکے ہمارے ملکی اور قومی ادبیات میں ایک قابلِ قدر اضافہ کیا ہے اس کتاب میں بینک کی تعریف، ان کے مختلف کام، ان کی ابتدا اور ترقی کی تاریخ، ہندوستان کے مشہور بینکوں کے نام اور ان کے حالات، مرکزی بینک کا مفہوم اور اس کی ہندوستان میں ضرورت وغیرہ مسائل پر سلیس اور عام فہم زبان میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل مباحث کتاب کے علاوہ ضمیموں میں رزرو بینک اور امپیریل بینک وغیرہ کے گوشواروں کا جو ذکر آگیا ہے وہ خود ایک مستقل افادی حیثیت رکھتا ہے۔ چوتھے اور پانچویں ضمیمہ میں انگریزی اصطلاحات کے اردو تراجم اور امدادی کتابوں کا تذکرہ ہے جو اقتصادیات کے طالب علم کے لئے بڑے کام کی چیز ہے کتاب پُراز معلومات اور مفید ہے اور اس لائق ہے کہ اسے غور سے پڑھا جائے۔

مقالات جمال الدین افغانی

از سید مبارز الدین صاحب رفعت ایم۔ اے۔ تقطیع خورد ضخامت ۲۶۷ صفحات۔ طباعت وکتابت بہتر قیمت قسم اول ہے/ و قسم دوم عہ/ پتہ دار الاشاعت سیاسیہ حیدرآباد دکن۔

سید جمال الدین افغانی ...... انیسویں صدی عیسوی کے نہایت پرجوش اور سرگرم انقلابی مفکرِ اسلام تھے۔ آپ کے حالات میں اردو میں ایک نہایت عمدہ کتاب "آثار جمال الدین" کے نام سے پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اب اس کتاب میں ان کے چند فارسی مقالات اردو ترجمہ کے قالب میں یکجا شائع کردئیے گئے ہیں۔ قاضی عبدالغفار صاحب نے اس کا مقدمہ لکھا ہے۔ بقول قاضی صاحب کے یہ مقالات جناب سید مرحوم کے طوفانی سمندر کی چند موجیں یا ان کے فولادی افکار کی آتشیں چنگاریاں ہیں۔"

ان مقالات کے ساتھ ..... شیخ کے بعض خطوط بھی شریک اشاعت ہیں جو نہایت دلچسپ اور اسلامی غیرت وحمیت کو ابھارنیوالے ہیں۔ ترجمہ کی زبان سہل سلیس اور زور کے اعتبار سے اصل سے ملتی جلتی سی ہے۔

تسنیم | از جناب قیسی رامپوری۔ تقطیع خورد ضخامت ۲۹۰ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت للعہ رپتہ: عبدالحق اکیڈمی اشاعت منزلِ اردو گلی حیدرآباد دکن

یہ ایک دلچسپ ناول ہے جو بیک وقت رومانی ہے اور جاسوسی بھی پلاٹ بہت کچھ فیاض علی صاحب لکھنوی کے دو مشہور ناولوں "شمیم" اور "انور" سے ملتا جلتا ہے۔ لیکن اس میں ٹکنیک اور زبان کی متعدد خامیاں ہیں جو اگر نہ ہوتیں تو ناول بحیثیت فن بھی بہت کامیاب ہوتا۔ رفعت کا اختر کے متعلق یہ یقین ہو جانا کہ اول درجہ کا بدمعاش اور خونخوار انسان ہے اور اپنے بھائی حمید کی گم شدگی کی حقیقت سے اس کا باخبر ہونا اور اس کے باوجود ایک مدت تک اس کا اس راز کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ پھر اختر کے زخم خوردہ ہو کر گرفتار ہونے پر اس کے ساتھ اس کی پرانی محبت کے جذبہ کا بیدار ہو جانا یہ سب ایسی چیزیں ہیں جنھوں نے ناول کو ایک بڑی حد تک افکار مافوق العادت کا مجموعہ بنا دیا ہے۔ پھر آخر کا حصہ تو اچھا خاصہ طلسم ہوشربا کا کوئی باب ہی معلوم ہوتا ہے۔ تاہم قیسی صاحب میں کامیاب ناول نویس ہونے کی پوری صلاحیت نظر آتی ہے۔ اگر انھوں نے اپنے ناولوں میں "دہشت انگیزی" اور